خطبہ جمعہ برائے 26/اپریل 2019

# دین کی حفاظت

دین اسلام دراصل اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور سرکار دو عالم ﷺ کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، یعنی اس دین کے ہر حکم پر اس کی اصل شکل میں باقی رکھتے ہوئے عمل پیرا ہونا اور اس میں اپنی خواہش کی آمیزش نہ کرنا۔ آج دین کے بہت سارے احکام میں مسلمانوں نے دانستہ اور نادانستہ طور پر ایسی باتوں کو داخل کرلیا ہے، جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ عمل دین کی بنیادوں کو کمزور کرنے والا ہے، مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف دین کے تمام احکام پر پورے طور پر عمل کریں بلکہ احکام دین میں تحریف وتبدیلی کی کسی بھی کوشش کا مقابلہ کریں، موجودہ دور میں مختلف باطل طبقوں کی جانب سے بھی دین کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ائمہ مساجد کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان ناپاک کوششوں اور ان کے مقابلے کی تدبیروں سے واقف کرائیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سوشل میڈیا ڈیسک کی جانب سے ”دین کی حفاظت“ کے عنوان سے خطبہ جمعہ ارسال کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ ائمہ مساجد اسے اپنے خطاب کا حصہ بنائیں گے۔ جزاکم اللہ خیرا

اللہ تعالیٰ نے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام کو مکمل کیا اور احکام ایسے دیئے جس میں لوگوں کے لیے تنگی اور سختی نہیں؛ بلکہ آسانی ہے؛ اسی لیے یہ دین دین فطرت کہلاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ} (سورہ بقرہ)

(اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے کی ترغیب دیتے اور لوگوں کو سختی میں ڈالنے سے منع فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجتے وقت یہ نصیحت فرمائی:

”يسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا“۔ (صحیح البخاری)

(آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں پیدا نہ کرنا، لوگوں کو خوش رکھنا، متنفر نہ کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کی بات ماننا، اختلاف پیدا نہ کرنا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہ کے حکم پر دین اسلام کے احکام ایسے متعین کیے، جس میں فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات ہیں، اسی طرح حلال وحرام، مکروہ ومباح ہیں، لہٰذا ہر حکم شرعی کو اسی حالت میں رکھنا ضروری ہے، ایسا نہ ہو کہ حلال کو حرام کردیا جائے، یا مستحب کو واجب قرار دے دیا جائے؛ کیوں کہ اسی کا نام دین میں تحریف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے علاوہ حدیث وسیرت کے ذریعہ دین کو نہ صرف مستحکم ومضبوط کیا؛ بلکہ اس امت کو تحریف کے اسباب اور اس کی تباہیوں سے پوری طرح آگاہ بھی فرمادیا اور اس بات کی سختی سے تاکید فرمائی کہ قرآن اور حدیث کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور ہرگز اس کو نہ چھوڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”يوشك الرجل متكئا على أريكته يحدث بحديث من حديثي فيقول: بيننا وبينكم كتاب الله عز وجل ما وجدنا فيه من حلال استحللناه وما وجدنا فيه من حرام حرمناه ألا وإن ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ما حرم الله عز وجل“۔ (ابن ماجہ)

(ہوشیار رہنا اس کا خوف ہے کہ بعض آدمی اپنی مسند پر بےفکری سے بیٹھ کر لوگوں سے کہیں گے کہ تم اس قرآن کو مضبوطی سے تھامے رہو اور جو چیز تم اس قرآن میں حلال پاؤ، اسے حلال سمجھو اور جو چیز حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو، حالاں کہ اللہ کے رسول نے جو چیزیں حرام کی ہیں، وہ بھی ویسے ہی حرام ہیں، جیسے اللہ نے حرام فرمائی ہے۔)

اللہ جل شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں فرمایا ہے:

{مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا} (سورہ حشر)

(پیغمبر جو تمہیں بتائے، اس کی تعمیل کرو اور جس سے وہ منع کرے، اس سے باز رہو۔)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو محفوظ رکھنے کے لیے یہ بھی فرمایا ہے:

”فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ وإياكم والأمور المحدثات فإن كل بدعة ضلالة“۔ (ابن ماجہ)

(تم میری اور میرے راہ یاب خلفاء راشدین کے طریقوں کو لازم پکڑو اور اس پر مضبوطی سے جم جاؤ اور دین میں نئی چیزیں پیدا کرنے سے بچو؛ کیوں کہ ہر نئی چیز گمراہی ہے۔)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس فیه فهو رد"۔ (صحیح البخاری)

(ہمارے دین میں جو کوئی ایسی بات داخل کرے، جو اس میں نہیں ہے، وہ قابل رد ہے۔)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریف دین کی راہوں سے امت کو خبردار کرتے ہوئے اس بات کی تلقین کی کہ وہ آپ کی سنت پر چلیں اور قول وعمل میں فرق نہ آنے دیں، اس سے وہ راہ راست پر باقی رہیں گے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ما من نبی بعثه الله فی أمته إلا کان له من أمته حواریون وأصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بأمره ثم إنها تخلف من بعدهم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذلک من الإیمان حبة خردل"۔ (صحیح مسلم)

(مجھ سے پہلے جس قدر بھی انبیاء اپنی اپنی امتوں میں بھیجے گئے ہیں، ان کے حواری اور اصحاب تھے، جو ان کی سنتوں اور طریقوں پر چلتے تھے اور ان کے احکام کی اقتدا کرتے تھے، پھر ان حواریوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے، جو کہتے تھے، وہ نہ کرتے تھے اور وہ کرتے تھے، جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا، پس ایسے لوگوں کے مقابلہ میں جو آدمی ہاتھ سے جہاد کرے، وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے، وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے، وہ بھی مومن ہے، اس کے علاوہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دین حاصل کرنے کی اسی لیے ترغیب دی؛ تاکہ لوگ صحیح راستہ پر چلیں اور دین کی حفاظت ہو سکے؛ اس لیے علما کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امت کو گمراہی سے بچاتے ہوئے امر بالمعروف کا فریضہ انجام دیں اور نہی عن المنکر کرتے رہیں؛ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کو لغزش کھانے سے ڈرایا اور لوگوں کو علماء کی اتباع کرنے کی ترغیب دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جب بنی اسرائیل اپنے علماء کے روکنے پر گناہوں سے باز نہ آئے تو ان کے علماء بھی ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے، اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت بھجوائی؛ کیوں کہ وہ لوگ سرکشی میں حد سے بڑھ گئے تھے"۔ (ابوداؤد)

لہٰذا علماء کو چاہیے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلوتہی نہ کریں، ورنہ معاشرہ میں ناجائز امور پھیل جائیں گے اور دین میں بدعات داخل ہو جائیں گی۔

نیز اس دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ نظام بھی بنایا ہے کہ جب امت کسی دینی کام پر متحد و متفق ہو جائے گی تو اس میں خیر اور بھلائی ہوگی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لن تجتمع أمتی علی الضلالة أبدا"۔ (المعجم الکبیر)

(میری امت گمراہی پر مجتمع اور متفق نہیں ہو سکتی۔)

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی باتوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے:

"من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار"۔ (ابن ماجہ)

(جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔)

اسی لیے اس امت میں ہمیشہ ایسے لوگ رہے، جنھوں نے دین کو صحیح طریقہ پر پیش کیا اور ہر حرام کی آمیزش سے اور جھوٹ، فریب، بہتان اور غلط تاویلات وبدعات سے بچاتے رہے، ایسے لوگوں کو اللہ دین کی صحیح سمجھ عطا فرماتا ہے اور وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح وارث اور جانشین ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی اور فرمایا ہے:

"نضر الله عبدا سمع مقالتی فوعاها ثم بلغها عنی"۔ (ابن ماجہ)

(اللہ اس بندے کو خوش اور شاداب رکھے، جس نے میری بات سنی اور یاد رکھا، پھر اس کو اسی طرح پہنچا دیا، جیسا اس نے سنا۔)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو برے افکار وخیالات اور رسوم ورواج سے پاک کرنے والے مجددین اور مصلحین امت کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

"إن الله یبعث لهذه الأمة علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها"۔ (ابوداؤد)

(اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر، ایک ایسا آدمی بھیجے گا، جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا۔)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”یحمل هذا العلم من کل خلف عدو له ینفون عنه تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تأویل الجاهلین“۔

(شرح مشکل الآثار)

(اس علم کو ہر آنے والوں کے عادل لوگ اٹھائیں گے، جو اس کو غالی لوگوں کی تحریف و آمیزش سے اور باطل پرست جھوٹوں کی بہتان بندیوں اور جاہلوں کی تاویلوں سے پاک کرتے رہیں گے۔)

لہٰذا دین کو اس کی اصلی شکل پر باقی رکھنا اس امت کا اجتماعی فریضہ ہے، بالخصوص اس کے علماء کا بنیادی فریضہ ہے اور یہی اس کی خصوصیت ہے؛ اس لیے علماء کو ہمیشہ بدعات سے بچنا اور دین کی حفاظت کے لیے کوشش کرتے رہنا چاہیے؛ کیوں کہ یہ دین قیامت تک کے لیے ہے اور آخری نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا؛ اس لیے علماء امت ہی کی یہ ذمہ داری ہے کہ دین کو اس کی اصل شکل میں باقی رکھیں، یہاں تک آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، جو دین کو اس زمانہ کی تحریفات سے پاک کریں گے، اس امت کے علماء اور سابقہ امتوں کے علماء میں یہی فرق ہے کہ سابقہ انبیاء کرام کے ارشادات و احکامات اور آسمانی کتابیں وہ محفوظ نہیں رکھ سکے؛ بلکہ ان میں تحریف کرڈالی، جس کی وجہ سے وہ حق باطل کی آمیزش سے یا تو نا قابل عمل ہوگیا، یا دنیا سے ہمیشہ کے لیے مٹ گیا، اس دین میں قرآن کے الفاظ و معانی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پوری طرح محفوظ ہیں اور قیامت تک رہیں گی؛ اس لیے اس کو اصلی حالت میں باقی رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے اور اس میں کسی طرح کی سستی و کاہلی اور مداہنت دین کی حفاظت کے لیے خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200

منجانب: سوشل میڈیا ڈسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ